47996-دینی گانوں کا حکم، اور گاڑیوں اور دوکانوں میں گانے سننا

سوال

غزلیں گانے اور گانے سننے کا حکم کیا ہے ؟

اور اگر یہ حرام ہیں تو دینی گانے سننے کا حکم کیا ہو گا ؟

اور بغیر ارادہ وقصد مثلا بس یا دوکان وغیرہ میں گانے سننے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اگر گانے میں موسیقی استعمال کی گئی
ہو گانا اور سننا حرام ہے چاہے یہ مرد کی جانب سے ہو یا عورت کی جانب سے، اس میں صرف مستثنی وہی ہے جو عید اور شادی بیاہ یا کسی کے سفر سے واپس آنے کے موقع پر صرف عورتوں کی جانب سے دف بجا کر اشعار پڑھے گئے ہوں، اس کی تفصیل سوال نمبر (
5000) اور (
20406) کے جوابات میں بیان ہو چکی ہے.

رہا مسئلہ دینی گانے اور اشعار کا
اگر تو اس میں موسیقی استعمال کی گئی ہو، یا یہ عورت پڑھے اور مرد سنیں تو یہ حرام ہے، اور اس حالت میں انہیں دینی گانے کا نام دینا کسی چیز کو اسے کوئی اور نام دیکر دھوکہ و فراڈ میں شامل ہوتا ہے تا کہ لوگ اسے قبول کر لیں، اور یہ گانے دینی کس طرح بن سکتے ہیں حالانکہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام کیا ہے ؟!

لیکن اگر اس میں موسیقی نہ ہو، اور
نہ ہی اس میں عشق و محبت کے اشعار شامل ہوں بلکہ مفید اور جائز کلام کی گئی ہو، اور پڑھنے والا مرد ہو تو پھر جائز ہونگے، لیکن پھر بھی کثرت سے انہیں سننا نہیں چاہیے.

اسلامی اشعار اور نظموں اور ترانے کے
متعلق مستقل فتوی کمیٹی نے ایک تفصیلی فتوی جاری کیا ہے، جسے ہم ذیل میں درج کرتے

ہیں :

"موجودہ شكل ميں پائے جانے والے
گانوں كى حرمت كے متعلق آپ نے جو حكم لگايا ہے اس ميں آپ سچے ہيں، كيونكہ يہ گانے
گرى اور ساقط قسم كى كلام پر مشتمل ہوتے ہيں، جن ميں كوئى خير نہيں، بلكہ اس ميں
لہو اور جنسى خواہشات كو ابھار ملتا ہے، اور اسے سننے والا شخص شر ميں مبتلا ہو
جاتا ہے، اللہ تعالى ہميں اور آپ كو اپنى رضا و خوشنودى كے عمل كرنے كى توفيق بخشے۔

آپ كے ليے جائز ہے كہ آپ ان گانوں كے
عوض ميں اسلامى نظميں اور ترانے سن ليں، جو حكمت اور پند و نصائح اور عبرت پر مشتمل
ہوں، اور دينى غيرت و حميت كو ابھاريں، اور اسلامى خيالات پيدا كريں، اور شر اور اس
كے اسباب سے نفرت دلائيں، تا كہ اسلامى ترانے اور نظميں پڑھنے اور سننے والے كو
اللہ تعالى كى اطاعت و فرمانبردارى كى طرف بلائے، اور اللہ تعالى كى معصيت و
نافرمانى اور اس كى حدود سے تجاوز نفرت پيدا كر كے اس كى شريعت اور جھاد فى سبيل
اللہ كى پناہ كى طرف لے جائے۔

ليكن وہ ان نظموں اور ترانے كى سماعت
كو اپنى عادت نہ بنا لے كہ وہ مسلسل اسے ہى سنتا رہے، بلكہ وہ انہيں مختلف مواقع
اور وقتا فوقتا سنے جب ضرورت پيش آئے مثلا شادى بياہ كے موقع پر، يا پھر جھاد كے
سفر كے موقع وغيرہ پر، اور نفس كو خير و بھلائى كے كاموں پر ابھارنے كے وقت، اور جب
نفس كسى شر و برائى پر آمادہ ہو رہا ہو اس وقت اسے اس شر سے نفرت دلانے اور روكنے
كے ليے۔

ليكن اس سے بھى بہتر اور اچھى چيز تو
يہ ہے كہ وہ قرآن مجيد كى تلاوت كرے، اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ثابت شدہ
دعائيں اور اذكار پڑھ لے، كيونكہ نفس كے ليے يہ زيادہ پاكيزہ اور طاہر ہے، اور اس
ميں ہى اطمنان قلب اور شرح صدر ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے :

{.اللہ نے بہتر اور اچھى ترين كلام
نازل كى ہے، جو ايسى كتاب ہے كہ آپس ميں ملتى جلتى ہے، بار بار دہرائى ہوئى آيتوں
كى ہے، جس سے ان لوگوں كے رونگٹے كھڑے جاتے ہيں جو اپنے رب سے ڈرتے ہيں، پھر ان كى

جسم نرم پڑجاتے ہيں، اور دل اللہ تعالى كے ذكر كى طرف مائل ہوجاتے ہيں، يہ اللہ كى ہدايت ہے جسے چاہے اللہ تعالى ہدايت ديتا ہے، اور جس كو اللہ تعالى گمراہ كردے اسے كوئى بھى ہدايت دينے والا نہيں}.الزمر(23).

اور ايک مقام پر ارشاد بارى تعالى كچھ اسطرح ہے :

.{**جو لوگ ايماندار ہيں ان كے دل اللہ تعالى كے ذكر اور ياد سے مطمئن ہوتے ہيں، خبردار اللہ تعالى كے ذكر سے ہى دلوں كو اطمنان حاصل ہوتا ہے جو لوگ ايمان لائے اور اعمال صالحہ كيے ان كے ليے خوشخبرى ہے اور ان بہتر ٹھكانا ہے**}.الرعد(28–29).

صحابہ كرام رضوان اللہ عليہم اجمعين كى حالت اور عادت تو يہ تھى كہ وہ كتاب اللہ اور سنت رسول صلى اللہ عليہ وسلم كو حفظ كرتے اور اس پر عمل كرتے، اور اس كے ساتھ ساتھ مختلف مواقع مثلا خندق كھودتے وقت اور مسجد بناتے وقت، اور ميدان جہاد كى طرف جاتے ہوئے اسلامى اشعار بھى پڑھا كرتے تھے، ليكن انہوں نے اسے اپنى علامت اور شعار نہيں بنايا تھا، كہ يہى ان كا اہم كام ہو، اور وہ اسى كا خيال كريں، ليكن يہ چيز اس ميں شامل تھى جس سے وہ راحت حاصل كرتے، اور اپنے جذبات ابھارتے تھے.

رہا ڈھول اور طبل اور دوسرے گانے بجانے كے آلات تو ان نظموں اور اشعار ميں ان آلات ميں سے كسى بھى آلہ كا استعمال جائز نہيں، كيونكہ نہ تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اور نہ ہى صحابہ كرام نے اس پر عمل كيا.

اللہ تعالى ہى سيدھى راہ كى راہنمائى كرنے والا ہے، اور اللہ تعالى ہمارے نبى محمد صلى اللہ عليہ وسلم اور ان كى آل اور صحابہ كرام پر اپنى رحمتيں نازل فرمائے " انتہى.

ماخوذ از: فتاوى اسلاميۃ (532/4).

رہا مسئلہ بغیر قصد و ارادہ کے
موسیقی اور گانے سننا، مثلا اگر کوئی شخص کسی دوکان پر جائے تو وہاں گانے لگے ہوں اور وہ اس میں دھیان نہ دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، کیونکہ سننا حرام ہے، نہ کہ اس کی آواز بغیر ارادہ و قصد کے کان میں پڑنا، لیکن انسان کو چاہیے کہ وہ اسے اس برائی سے روکنے کی کوشش کرے، اور اسے نصیحت کرے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"رہا مسئلہ بغیر قصد و ارادہ کے
سننا، مثلا کوئی شخص راہ چل رہا ہو تو کسی دوکان یا گاڑی میں موسیقی لگی ہو اور وہ اس کے کان میں پڑ جائے، یا اگر کسی کے گھر میں جائے تو وہاں پڑوسیوں کے گھر سے موسیقی کی آواز آ رہی ہو اور وہ اس کے کان میں پڑ جائے لیکن وہ سننا نہیں چاہتا تو یہ اس معاملہ مغلوب شخص ہے، اس پر گناہ نہیں، لیکن اسے چاہیے کہ وہ حکمت و دانائی اور بہتر نصیحت کے ساتھ اس برائی کو روکے، اور حتی الامکان اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرے، اور اپنی طاقت میں رہتے ہوئے اس کام کو کرے، کیونکہ اللہ تعالی کسی بھی نفس کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا" انتہی.

ماخوذ از : فتاوی اسلامیۃ (389/4
).

واللہ اعلم.